عظمتِ
حضرت حلیمہ سعدیہ

مصنف

مبلغ اسلام ابواحمد محمد مقصود مدنی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ حاکمیہ چشتیہ قادریہ

چشتی کتب خانہ

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	عظمت حضرت حلیمہ سعدیہؓ
مصنف	ابو احمد محمد مقصود مدنی
پہلی بار	جنوری 2011ء
تعداد	ایک ہزار
کمپوزنگ	چشتی کمپوزرز
ٹائٹل	محمد حسنین حیدر
طابع	محمد شفیق مجاہد

ملنے کا پتہ

اِدارہ نور الاسلام

مدینہ منزل گلی نمبر ا حاکم علی روڈ بغدادی چوک الٰہی آباد

فون 0300.6690097 ...... 0300.7903711

تعارف مصنف

مبلغِ اسلام ابواحمد محمد مقصود مدنی ۱۹۶۳ء فیصل آباد میں پیدا ہوئے آپ کے والد گرامی حضرت بابا جی حاکم علی چشتی صابری قادری نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کی والدہ محترمہ نے سکھ مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کیا۔

حضرت بابا جی حاکم علی رحمۃ اللہ علیہ حضرت بابا جی فرید رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی طور پر فیضیاب ہوئے آپ کی والدہ محترمہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں مستغرق تھیں۔

جناب محمد مقصود مدنی نے دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ کئی علوم میں دسترس حاصل کی اس سلسلہ میں سعودی عرب میں مقیم مختلف ممالک کے جیّد علماء سے کسبِ فیض کیا،

آپ نے حضرت پیر سیّد محمد منظور آصف طاہر بادشاہ زیب آستانہ عالیہ چورہ شریف کے دست حق پرست پر بیعت کی اور خلافت سے مشرف ہوئے ان کے علاوہ سیّد سخی محمد شاہ صاحب بھاڈیوالہ شریف، حضرت پیر پروفیسر سائیں محمد منظور احمد المعروف مسکین سائیں درگاہِ عالیہ مشوری شریف سندھ، سیّد وارث علی جیلانی شاہ صاحب، مفتی عبدالحلیم ناگپوری، بابا گلزار شاہ المعروف قطب سائیں بابا جی محمد سلیمان عبداللہ لاکھو اور دیگر کئی بزرگانِ دین سے خلافت واجازت حاصل کی۔

سعودی عرب کے قیام کے دوران مدینہ طیبہ کی باادب حاضریوں کی بدولت نام کے ساتھ مدنی نسبت اختیار کر لی اور یوں ''محمد مقصود مدنی'' ہو گئے۔

مفسر قرآن نائب حسان حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے شرفِ تلمذ حاصل کیا اور نعت و منقبت کے کئی مجموعے تحریر کئے اس کے ساتھ ساتھ مختلف دینی موضوعات پر تحقیقی کتب کی تالیف و تصنیف کا سلسلہ جاری ہے اس وقت سفیرِ صائم کی حیثیت سے مختلف ممالک میں تبلیغِ دین کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

الحاج ابواحمد محمد مقصود مدنی کی اہلیہ محترمہ ان کے تبلیغی مشن کو آگے بڑھا رہی ہیں اور جب محمد مقصود مدنی تبلیغی دوروں پر جاتے ہیں تو ان کی اہلیہ ادارہ نورالاسلام کی نگرانی کے فرائض سرانجام دیتی ہیں مدرسہ کی مہتمہ ہونے کی حیثیت سے ادارہ کو نہایت خوبصورتی سے چلا رہی ہیں۔

آپ کے صاحبزادہ محمد حسیب مدنی کی زیرِ نگرانی جامعہ نورالاسلام برائے طلباء تعلیم قرآن کے مشن کو آگے بڑھا رہا ہے علاوہ ازیں مدنی صاحب کے صاحبزادے اور صاحبزادیاں اس ادارے کی ترقی کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہیں۔

محمد عثمان چشتی ﴿ایم۔اے﴾

نگران:۔ علامہ صائم چشتی ریسرچ سینٹر

ایصالِ رحمت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کے تصدق اس کتاب کی اشاعت وتقسیم کا ثواب اپنے والدین، مشائخ عظام اور اساتذہ کرام کی ارواحِ مقدسہ کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ وہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے

محمد مقصود مدنی

دیباچہ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم اَمَّا بَعْد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اللہ کریم نے اپنے فضل وکرم سے مجھے خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائی اُس کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے مجھے اپنے پیاروں کی لازوال محبت کی دولت عطا فرمائی۔

اس سے پہلے تین رسائل، عظمت موئے مبارک، عظمتِ سیّدہ آمنہ علیہا السلام، عظمتِ سیدنا عبداللہ علیہ السلام، شائع کرنے کا شرف حاصل ہوا جن کو عوام وخواص میں بڑی پذیرائی حاصل ہوئی احباب کے مشورہ سے یہ چوتھا مجموعہ نذرِ قارئین ہے اس رسالہ میں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعی والدہ محترمہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے حالات وواقعات درج کیئے گئے ہیں

لوگوں کے پاس وقت کی کمی کا احساس کرتے ہوئے میں نے کوشش کی ہے کہ ان مختصر رسالوں میں اسلام کی عظیم شخصیات کا تعارف پیش کرسکوں تا کہ وہ لوگ بھی جو بڑی بڑی کتابیں پڑھنے سے ڈرتے ہیں ان مختصر رسائل سے مختصر وقت میں زیادہ فائدہ حاصل کرسکیں اللہ تعالیٰ کی توفیق شاملِ حال رہی تو تحریر واشاعت کا یہ سلسلہ جاری وساری رہے گا اور آئیندہ بھی اسلام کی مقتدر شخصیات کے حوالہ سے مختصر رسائل تحریر کرنے کی کوشش جاری رہے گی۔

محمد مقصود مدنی

منقبت

خدا کی یہ تجھ پر عطا ہے حلیمہ
تجھے نور جس نے دیا ہے حلیمہ

نبی پاک کی تو نے کر کے غلامی
بڑا مرتبہ پا لیا ہے حلیمہ

وہ جس کے لئے سارے عالم بنے ہیں
ترے گھر میں جلوہ نما ہے حلیمہ

تجھے پیار کرتے ہیں ایمان والے
منافق ہی دشمن ترا ہے حلیمہ

ترِے گھر میں خورشیدِ رب کی ہے آمد
ہر اِک سُو اُجالا ہوا ہے حلیمہ

ہے شیر اپنا تو نے پلایا نبی کو
کرم تجھ پہ رب کا بڑا ہے حلیمہ

بھرو اِس کا دامن کرم سے عطا سے
یہ مقصود تیرا گدا ہے حلیمہ

قارئین محترم !

حضرت سیّدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضاعی والدہ ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کوایّام رضاعت میں دودھ پلانے کی سعادت عطا فرمائی۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا بنوسعد قبیلہ سے تعلق رکھتی تھیں اور عرب کے رواج کے مطابق بچوں کو دودھ پلانے اور چھوٹی عمر میں اُن کی پرورش کرنے کا کام کرتی تھیں،

حضور کی رضاعی مائیں

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا اُن خواتین میں شامل ہیں جنہوں نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دودھ پلانے کا شرف حاصل کیا آپ کی دیگر رضاعی اُمہات کے نام یہ ہیں، حضرت خولہ بنتِ المنذر نے آپ کو دودھ پلا کر شرف حاصل کیا، اور پھر تین کنواری عورتوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دودھ پلانے سے شرافت اور بزرگی حاصل کی اور وجہ دودھ پلانے کی اس طرح وقوع میں آئی کہ ان کنواری عورتوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منہ مبارک میں پستان دیا تو فوراً ہی اُن کے پستانوں میں آپ کی برکت سے دودھ اُتر آیا۔

اور یہی حال بی بی اُم ایمن کا ہے اُنہوں نے اپنی اولاد ایمن اور اُسامہ کو کافی مدت سے دودھ پلایا تھا اب تو عرصہ دراز سے دودھ خشک ہو چکا تھا اسی لئے بعض مؤرخین نے اُن کی رضاعت کا انکار کیا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ

آنحضرت ﷺ کی برکت سے اُن کو بھی دودھ اُتر آیا تھا اور اِن تینوں کنواری بیبیوں کے نام مبارک عاتکہ تھے اسی لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا انا ابن العواتک من سلیم میں بنی سلیم کی عاتکہ نامی عورتوں کا بیٹا ہوں

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بی بی اُم فروہ نے دودھ پلا کر کمال بزرگی پائی اور ان سب کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے دودھ پلا کر عزت وعظمت حاصل کی۔

رضاعی اُمہات نے اسلام قبول کیا

خصائص صغریٰ میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اُس خصوصیت کا ذکر کیا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے آپ کی رضاعی اُمہات کو حاصل ہوئی یعنی وہ سب خوش نصیب خواتین اسلام کی لازوال دولت سے مالا مال ہوئیں جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دودھ پلانے کا شرف حاصل ہوا۔ روایت ہے له ترضعه صلی الله علیه وآله وسلم مرضعة الا اسلمت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کسی دائی نے دودھ نہیں پلایا مگر وہ مسلمان ہوگئی۔

﴿سرورالعباد ص ۱۴۷﴾

پرورش کا فریضہ

قارئین محترم! سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیشہ پاکیزہ پشتوں اور پاک صلبوں میں رکھا تھا اسی لئے آپ کی ولادت کے بعد آپ کی پرورش کا فریضہ بھی ایک توحید پرست خاتون کے ہاں ہوا ہمیں

اس بات کی خبر حاصل نہیں ہوتی کہ کبھی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا بت پرستی میں ملوث رہی ہوں۔

سعادت بنو سعد دے حصے آئی
جنہاں وچ خدا نے حلیمہ نوں گھلیا
مبارک ہے مقصود دیندا حلیمہ
ترے شیر دے اُتے سوہنا پلیا

کون حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا

کون حلیمہ ! جسے کائنات کے مالک ومختار کی رضاعی ماں ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

کون حلیمہ سعدیہ ! جو غربت کی ماری تھیں۔

کون حلیمہ سعدیہ ! جو سب دائیوں سے کمزور تھی۔

کون حلیمہ سعدیہ ! جس کی سواری سب سواریوں سے کمزور تھی

کون حلیمہ سعدیہ ! جس کے بچوں کو دودھ میسر نہ تھا۔

کون حلیمہ سعدیہ ! جس کے بچوں کے لئے کھانے کو کچھ نہ تھا

کون حلیمہ سعدیہ ! جس کی چراگاہیں خشک سالی کا شکار تھیں۔

کون حلیمہ سعدیہ ! جس کی بکریاں بھوک سے لاچار تھیں۔

کون حلیمہ سعدیہ ! جس کے پاس رہنے کو گھاس پھونس کی

جھونپڑی تھی۔

کون حلیمہ سعدیہ ؓ ! جس پر غربت کے سائے تھے۔

کون حلیمہ سعدیہ ؓ ! جس سے دور سب اپنے پرائے تھے۔

کون حلیمہ سعدیہ ؓ ! جس سے اُس کا سایہ بھی بھاگتا تھا۔

اسی حلیمہ ؓ کا مقدر جاگا، اللہ تعالیٰ کی رحمت نے اس کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعت کے لئے منتخب فرما لیا پھر جب اُسی حلیمہ رضی اللہ عنہا کو محبوب رب دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کی نسبت حاصل ہوگئی تو اُسی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کو عظمت وشان مل گئی۔

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کو حبیب پروردگار مل گیا۔

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کو انبیاء کا تاجدار مل گیا۔

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کو عزت ووقار مل گیا۔

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کو وجہ سکون وقرار مل گیا۔

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں بہاریں آگئیں۔

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں برکتیں آگئیں۔

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رحمتیں آگئیں۔

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں فرحتیں آگئیں۔

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی قسمت سنور گئی۔

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی تنگدستی ختم ہوگئی۔

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی قحط سالی جاتی رہی۔

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کو خوشحالی حاصل ہوگئی۔

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی بکریاں فربہ ہوگئیں۔

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے برتن دودھ سے بھر گئے۔

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی چراگاہیں شاداب ہوگئیں۔

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی جھونپڑی آسمان کی بلندیوں کو چھونے لگی۔

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی بکریوں کو آب ودانہ مل گیا۔

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے بچوں کو نعمتیں اور کھانا مل گیا،

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کو جنت کا پروانہ مل گیا۔

حلیمہ میں تیرے مقدر پہ قرباں
تجھے مصطفےٰ کی غلامی ملی ہے
تجھے تیرا مقصود حاصل ہوا ہے
جہاں میں تجھے نیک نامی ملی ہے

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کی آرزو

قارئینِ محترم! حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نہایت غریب تھیں آپ چاہتی تھیں کہ آپ کو پرورش کے لئے امرائے عرب کا بیٹا مل جائے تاکہ رقم ملے اور گھر کا نظام چل سکے اللہ تبارک وتعالیٰ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا پر ایسے مہربان ہوئے کہ رب تعالیٰ نے حلیمہ رضی اللہ عنہا کو امراء عرب کا بچہ نہیں بلکہ تمام جہانوں کا سردار عطا فرمادیا اللہ تعالیٰ نے حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کو اپنا محبوب عطا

فرمادیا۔ حضرت حلیمہ سعدیہ ؓ بنوسعد کی خاتون تھیں ان کی کنیت ابوبشر ہے۔

﴿محمد رسول اللہ ص ۳۶﴾

حضرت حلیمہ ؓ کی مکہ روانگی

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اپنے شوہر حارث کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوئی ہمارے ساتھ ایک شیر خوار بیٹا بھی تھا میں سفید دراز گوش پر سوار تھی ہمارے ساتھ تین اونٹنیاں بھی تھیں۔

﴿محمد رسول اللہ﴾

بعض لوگ اپنی تحقیق کا رعب جھاڑنے کے لئے یہ باتیں کرتے نظر آتے ہیں کہ حضرت حلیمہ کے ساتھ صرف دراز گوش تھی اور اونٹنیاں نہیں تھیں حالانکہ مستند کتابوں میں یہ بات موجود ہے کہ دراز گوش کے ساتھ ساتھ اونٹنیاں بھی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے قافلہ میں موجود تھیں۔

دائیاں بچے لے گئیں

مواہب للدنیہ میں ہے کہ دوسری عورتیں جو مکہ کی طرف آئیں تھیں وہ دوسروں کے بچے لے گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یتیم سمجھ کر چھوڑ گئیں دراصل اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب کی پرورش کے لئے حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کو چن لیا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان دوسری خواتین کو حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا کے حجرۂ اطہر کی طرف جانے ہی نہیں دیا یوں ہوا کہ ان خواتین کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارے میں بتایا گیا اُنھوں نے پوچھا

ان کے والد کیا کرتے ہیں بتایا گیا وہ وفات پا چکے ہیں لہٰذا وہ آپ کے گھر کی طرف گئی ہی نہیں بلکہ یوں کہہ لیں اللہ تعالیٰ نے انہیں جانے ہی نہیں دیا۔ اور یہ خدمت حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کو ملی۔

خدمت سرکار کی دولت حلیمہ کو ملی
کس قدر اعلیٰ تریں نعمت حلیمہ کو ملی
مشکلیں مقصود سب آسان اُس کی ہوگئیں
بلکہ مال و جاہ اور عزت حلیمہ کو ملی

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے ملاقات

روایات میں ہے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا حضرت عبدالمطلب علیہ السلام کو ملیں اپنا تعارف کروایا کہ ہم قبیلہ بنو سعد سے ہیں اور مکہ مکرمہ میں نو مولود بچہ حاصل کرنے کے لئے آئے ہیں تا کہ اُس کی پرورش کر کے کچھ مال حاصل کر سکیں۔ حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کون ہو؟

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ! میرا نام حلیمہ سعدیہ ﴿رضی اللہ عنہا﴾ ہے اور میں چاہتی ہوں کہ مجھے بھی پرورش کے لئے بیٹا ملے۔

حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا تم واقعی حلم والی بھی ہو اور سعادت والی بھی اگر تو اسے دودھ پلائے گی تو تیرے لئے سعادت ہے جو خواتین پہلے آئیں وہ تو یتیم سمجھ کر چھوڑ گئیں کیا تم قبول کرو گی۔

﴿سیرت نبویہ ص ۲۲۳﴾

حضرت حلیمہ ؓ کا جواب

حضرت سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض کرتی ہیں حضور میں ایک مرتبہ اپنے شوہر حارث سے مشورہ کرنا چاہتی ہوں۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ، نے فرمایا! تم مشورہ کرلو چنانچہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر حارث کے پاس گئی جا کے بتایا کہ عبداللہ ﴿علیہ السلام﴾ کا یتیم بیٹا ہے اگر تم کہو تو اُسے لے لیتے ہیں۔

حارث کے دل میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ڈال دی چنانچہ حارث نے کہا! اے حلیمہ تم یہ بیٹا گود میں لے لو اللہ نے چاہا تو سب معاملات درست ہو جائیں گے۔

حضرت حلیمہ سیّدہ آمنہ ؓ کے قدموں میں

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ، کے پاس آتی ہیں کہتی ہیں ہمیں بیٹا عطا فرمائیں حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ، بخوشی حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کو جناب سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کے حجرہ انور کی طرف لاتے ہیں۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں! حضرت سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا نے مجھے خوش آمدید کہا اور کمرے میں لے گئیں وہاں دیکھا ﴿سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ لیٹے ہوئے ہیں دودھ سے بھی سفید صوف کے کپڑے پہنے ہوئے اور آپ کے نیچے سبز رنگ کا بچھونا تھا۔

میں آپ کے قریب ہوئی تو مجھے کستوری کی خوشبو آئی اور آپ لیٹے ہوئے ہلکے خراٹے لے رہے تھے میں آپ کے حسن و جمال سے مرعوب ہوگئی اور آپ کو جگانے سے ڈر گئی۔

حضرت سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے ابھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمالِ پُر نور کی جھلک بھی نہ دیکھی تھی اور آپ کے حسن و جمال سے مبہوت ہوگئی حضرت سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا حلیمہ میرا بیٹا بڑے مرتبے والا ہے تو خوش قسمت ہے کہ تو اس کی دائی بنی ہے۔

﴿مواہب الدنیہ﴾

حلیمہ کا نرالا مرتبہ ہے
حلیمہ پہ کرم رب کا جدا ہے
اٹھائے ناز تو مقصودؔ جس کے
وہ فخر مرسلاں نورِ خدا ہے

حضرت حلیمہ نے نور دیکھا

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھنا چاہتی ہیں آپ نے چہرہ انور کی طرف دیکھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں بند تھیں حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سینہ اطہر پر رکھا

ففتح عینیہ اور آپ نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔

"فخرج منهما نور الحق بمنان السمآء"

آپ کی دونوں چشمان مبارک سے نور نکلا اور آسمانوں تک جا پہنچا۔

﴿نزہۃ المجالس دوم ص ۱۰۶﴾

حضرت حلیمہ ؓ کو غلامی مل گئی

حضرت سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا نے اپنے لاڈلے بیٹے کو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کر دیا حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دونوں چشمانِ مبارک کے درمیان بوسہ لے لیا۔

﴿مدارج النبوۃ ج دوم ص ۳۶﴾

پاک نبی نوں جدوں حلیمہ پاک دی جھولی پایا
پاک نبی دی امی جان نے اوہنوں آپ سُنایا
لعل مِرے نوں لے چلی ایں نال دھیان دے رکھیں
شاناں والے لعل نوں لا کے نال توں جان دے رکھیں
ایہہ مقصودِ خدا دا پیارا اُچیاں شاناں والا
تینوں عظمت ملی حلیمہ مل گیا نور اُجالا

رضاعت کا شرف

روایات میں ہے حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا نے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو گود میں لے کر اپنا پستان مبارک پیش کیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قبول فرما لیا اور پھر بایاں پستان پیش کیا سرکار دو جہاں

ﷺ نے اسے قبول نہ فرمایا اس میں یہ حکمت تھی کہ سرکار جانتے تھے کہ میرا ایک اور رضاعی بھائی ہے جس کا یہ حصہ ہے میں اس کے حصے کو نہیں پیوں گا۔

﴿مدارج النبوۃ ص ۳۶﴾

دودھ اُتر آیا

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں! جب میں نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پستان پیش کیا تو اس میں دودھ نہ تھا لیکن جب آپ کے منہ میں شیر ڈالا تو میرے دونوں پستان دودھ سے بھر گئے اور میرے بیٹے نے بھی سیر ہو کر دودھ پیا۔

﴿محمد رسول اللہ ۳۶﴾

تیرے اُتے کرم حلیمہ رب نے بڑا کمایا اے
جس دے سورج چن کھڈونے اوہ تیرے گھر آیا اے
جس دے دسترخوان اُتے مقصودؔ زمانہ پلدا اے
اُس سوہنے محبوب خدا نوں توں وی دودھ پلایا اے

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی گفتگو

حضرت سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا حضرت آمنہ علیہا السلام سے عرض کرتی ہیں کہ اب ہمیں اجازت دیں تاکہ ہم اپنے گھر جائیں۔

حضرت سیدہ آمنہ علیہا السلام نے فرمایا اے حلیمہ! جب میرا بیٹا پیدا ہوا تو ہر طرف نور چھا گیا تھا یہ نور میرے بیٹے کا تھا حضرت حلیمہ سعدیہ

رضی اللہ عنہا شکر خداوندی کرتے ہوئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گود میں اُٹھائے اُٹھیں تو حضرت سیدہ آمنہ علیہا السلام کی آنکھوں میں آنسو آ گئے وہ ماں جس سے بیٹا جدا ہو تو اس کے دل پر کیا بیتتی ہے یہ تو ماں ہی بتا سکتی ہے۔

ثویبہ کی آمد

حضرت ثویبہ نے دیکھا کہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے کر جا رہی ہیں تو ثویبہ کی آنکھیں بھی نمناک ہو گئیں انہوں نے کہا حلیمہ! ان کا بہت خیال رکھنا ان سے زیادہ شان والا ہماری آنکھوں نے نہیں دیکھا حلیمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں بی بی آپ فکر نہ کریں میں اپنے بچوں سے زیادہ ان کا خیال رکھوں گی۔

حارث کا سجدۂ شکر

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے کر اپنے شوہر کے پاس آئی جہاں اس کا شوہر حارث سامان کے ساتھ اور اس کی بیٹی شیما بھی موجود تھی۔ حارث نے کہا! حلیمہ رضی اللہ عنہا بیٹے کی زیارت کراؤ۔ جب میرے خاوند کی نظر اس فرزند پر پڑی اور جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اپنے احوال پر ضبط نہ کر سکا فی الفور اٹھا اور سجدۂ شکر بجالایا اور کہا اے حلیمہ! میں نے جن وانس میں اس سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔

میں انہیں قبول کر کے اپنے قبیلہ بنو سعد کی طرف روانہ ہوئی راستہ میں

اپنی دراز گوش پر سوار ہوئی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے آگے بٹھا رکھا تھا میری دراز گوش بہت چست و چالاک ہوگیا اور اپنی گردن کو اوپر اٹھالیا گویا وہ رقص کرتے ہوئے ہاتھ پاؤں زمین پر مارتا ہے اور فخر سے سر اونچا کرتا تھا۔

دراز گوش کا سجدۂ شکر

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں! دورانِ سفر میں نے دیکھا کہ میری دراز گوش بڑی خوشی سے کعبہ کی طرف متوجہ ہوا اور تین مرتبہ اپنا سر زمین پر رکھا اور واپس آگئی۔ قافلہ کی تمام سواریوں سے آگے بڑھ جاتا بنی سعد کی عورتیں متعجب ہو کر کہتی تھیں، حلیمہ! اپنی سواری کی باگ کھینچ کر رکھ تا کہ ہم تیرا ساتھ دے سکیں یہ وہی دراز گوش نہیں ہے جو مکہ جاتے وقت کمزوری سے چل بھی نہیں سکتی تھی اور تمام جانوروں سے پیچھے رہ جاتی تھی، میں نے کہا! ہاں۔

انہوں نے کہا! اس میں کوئی راز ہے اور اس کی بڑی شان ہے۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں!

میں نے سنا کہ میری دراز گوش فصیح زبان میں کہتی تھی خدا کی قسم! میری بڑی شان ہے کہ میں زندہ ہوگئی ہوں اور میں نے طاقت پائی، اے بنی سعد کی عورتو! تم نہیں جانتی کہ میں کس کو اٹھائے ہوئے ہوں میں حامل رسول رب العالمین ہوں، دنیا کی خوشی اور عقبیٰ کا نور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دم سے ہے۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا غنی ہوگئی

راستہ میں اطرافِ صحرا سے یہ آواز سنائی دیتی تھی کوئی کہنے والا کہتا تھا اے

حلیمہ﴿رضی اللہ عنہا﴾ آخر کار تو غنی ہوگئی اور بنی سعد کی عورتوں میں بزرگ ہوگئی۔

﴿معارج النبوۃ جلد دوم ص ۱۱۹﴾﴿محمد رسول اللہ ص ۳۶﴾

تری ڈاچی نوں پر لگ گئے حلیمہ
ترے اُتے کرم رب دا بڑا اے
بھرے بھانڈے ترے دُدھ نال سارے
ترا مقصود تینوں مل گیا اے

گھر آباد ہوگیا

قارئین محترم! روایات میں آتا ہے، حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم بنو سعد کے گھروں میں پہنچ گئے ہماری زمینیں بہت زیادہ خشک تھیں اور ویران ہی رہتی تھیں مگر جب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو لے کر پہنچی تو میری بکریاں جنہیں ٹھیک طور پر چارہ نہیں ملتا تھا وہ دودھ سے بھری ہوئی واپس آئیں۔

﴿سیرت نبویہ ص ۲۲۶﴾

چراگاہ شاداب ہوگئی

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں! جب ہم بکریوں کا دودھ دوہتے تو ہمارے گھر کے سارے برتن بھر جاتے تھے اور بکریوں کے تھنوں میں دودھ پھر بھی موجود ہوتا تھا جبکہ قبیلہ کے دوسرے لوگوں کی بکریاں کم دودھ دیتیں اور لوگ اپنے چرواہوں سے کہتے کہ تم بکریاں کس چراہ گاہ میں لے جاتے ہو وہاں لے

جایا کرو جہاں حلیمہ بنت ابی ذوہیب ﴿رضی اللہ عنہا﴾ کی بکریاں چرتی ہیں۔

﴿مدارج النبوت جلد دوم ص ۳۷﴾

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کو یہ ساری برکات سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بدولت حاصل ہوئی اس کے سب غم وآلام دور ہوگئے۔

آگئے جب مصطفےٰ ربّ کا کرم ہوتا گیا
تھا حلیمہ سعدیہ کا دور غم ہوتا گیا

محمد مقصود مدنی

بچپن مصطفےٰ بزبان حلیمہ سعدیہ:

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عمر مبارک تین ماہ ہوئی تو آپ پاؤں پر کھڑے ہوجاتے تھے جب آپ کی عمر مبارک چار ماہ ہوئی تو دیوار پکڑ کر چلتے تھے جب آپ کی عمر مبارک پانچ ماہ ہوئی تو آپ چلنے پھرنے لگے جب آپ کی عمر مبارک آٹھ ماہ ہوئی تو آپ کی بات سنی جانے لگی اور جب آپ کی عمر مبارک نو ماہ ہوئی تو آپ فصیح کلام کے ساتھ گفتگو فرماتے تھے جب آپ کی عمر مبارک دس ماہ ہوئی تو آپ بچوں کے ساتھ تیراندازی فرماتے تھے۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عمر مبارک دو سال ہوئی تو آپ ہر طرف آتے جاتے تھے۔

﴿سیرت دحلانیہ ص ۲۲۸﴾

روئے پرنور کا اُجالا

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں! جس دن سے ہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لیا ہمیں چراغ کی ضرورت نہیں پڑتی۔

﴿تفسیر المظہری جلد ۶ ص ۵۲۸﴾

یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور سے وہ نور پھوٹتا تھا جس سے ہمارا گھر نور اور روشنی سے بھر جاتا تھا ہمیں کبھی بھی چراغ جلانے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی تھی جہاں اُجالے کی ضرورت ہوتی وہاں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے جاتے۔ فرماتی ہیں! اگر ہم کو چراغ کی حاجت ہوتی تو ہم اس جگہ آپ کو لے جاتے اور آپ کی برکت کے تمام مقامات اور روشن ہو جاتے۔ ﴿تفسیر مظہری جلد ۶ ص ۵۲۸﴾

پاک حلیمہ تیرے گھر وچ ہوگیا نور اُجالا
تیری گلی نوں چمکاون آگیا کملی والا
ڈیرے دکھاں نے مقصوؔد اُٹھالے تیرے گھر چوں
سوہنا ربّ دا ماہی آگیا پیارا کرماں والا

قارئینِ محترم! اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سراجاً منیرا فرمایا ہے یعنی چمکتا ہوا آفتاب اسی آفتاب کی کرنوں سے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا گھر جگمگا اٹھا آپ کی شان ہے !

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ

چاند کھلونا بن گیا

شواہد النبوت میں حضرت عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ہے۔ حضرت عباس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا مجھے آپ کے دین کی دعوت اِس وقت مل گئی جب آپ جھولے میں تھے اور چاند سے باتیں کرر ہے تھے جب آپ جھولے میں چاند کو جس طرف بھی اُنگلی کا اشارہ کرتے وہ اُسی طرف جھک جاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں اُس سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھے رونے سے منع کرتا اور جس وقت چاند عرش کے نیچے سجدہ کرتا تو اُس کی آواز مجھے سُنائی دیتی۔

﴿شواہد النبوت ص ۶۸﴾

بکریاں سجدہ کرتیں

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتیں حاصل ہوئی ہیں کہ انہوں نے اللہ کے پیارے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت کا اعزاز حاصل کیا۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میری گود میں ہوتے اور بکریاں باڑے سے نکلتیں تو ایک ایک کر کے بکری آتی اور آپ کو سجدہ کرتی آپ کے احترام میں ماتھا لگاتی اور پھر اپنی چراگاہ کی طرف جاتیں۔

﴿سیرت نبویہ ص ۲۲۸﴾

بکریاں میریاں آ کے سوہنے نبی نوں دین سلامی
سب مخلوق حلیمہ ڈِٹھی کر دی ہوئی غلامی

حضرت حلیمہ کے مشاہدات

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں رضاعت کے دوران آپ کی عادتِ شریفہ سے بہت آرام میں تھی آپ نے ہرگز کسی چیز پر پیشاب نہ کیا جسے مجھے دھونا پڑا ہو بلکہ ہر روز شب وقت مقررہ پر ایک بار پیشاب کیا کرتے تھے دوسرے دن جب تک وہ وقت نہ ہوتا آپ پیشاب نہ کرتے۔

﴿شواہد النبوۃ ص ٦٣﴾

شکر گذاری کا صلہ

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے گھر آئے تو مجھے مبارک بادیں ملنے لگیں لوگ کہنے لگے حلیمہ رضی اللہ عنہا تجھے بڑا برکت والا بیٹا مل گیا ہے کہ تمہارے حالات بدل گئے۔

حضرت سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پرورش کے لئے چن لیا اس کی خصوصی وجہ یہ تھی کہ حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا تنگدستی کے دنوں میں بھی خدا کا شکر ادا کیا کرتی تھیں۔

اگر کوئی پریشانی آتی تو کہتی اللہ کا شکر ہے جس کے لئے تمام تعریفیں ہیں اللہ تعالیٰ کو حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا شکر ادا کرنا پسند آیا جب

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم فرمایا کہ میرے پیارے رسول کی کفالت کون کرے گا۔

ابر نے عرض کیا ! یا اللہ یہ خدمت ہم کریں گے۔

پرندوں نے کہا ! یا اللہ ہمیں یہ نعمت عطا فرما ہم ایک سے ایک پاکیزہ چیز تیرے حبیب کے لئے لا ئیں گے۔

فرشتوں نے کہا! اے خدائے لم یزل تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پرورش کرنے کے سب سے زیادہ مستحق ہم ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

قد اجر يت ذالک علی يد حليمة السعدية

ہم یہ کام حلیمہ سعدیہ کے ہاتھ سے لے لیں گے۔

﴿نزہۃ المجالس دوم ص ۱۰۶﴾

پتھروں کا کلام

حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پتھروں کا کلام سننے کے بارے میں حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور ومعروف تفسیر مظہری جسے تمام مکاتبِ فکر کے علما تسلیم کرتے ہیں میں لکھتے ہیں۔

وکا نت تسمع الا حجار تنطق بسلا مھا علیہ والا شجار کہ حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا پتھروں کی آواز خود سنتی تھیں کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سلام کرتے اور درختوں کی شاخیں آپ کی طرف جھک جاتی تھیں۔

﴿تفسیر المظھری ج ۶ ص ۵۲۹﴾

یعنی درخت جھک کر آپ کی بارگاہ میں سلام نیاز پیش کرتے تھے۔بیہقی اور ابن عسا کر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ انہوں نے جب آپ کا دودھ چھڑایا تو آپ نے دودھ چھڑانے کے ساتھ ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو سب سے پہلا کلام فرمایا وہ یہ تھا اللہ اکبر کبیراً والحمد للہ کثیراً و سبحان اللہ بکرۃً واصیلا۔

﴿مواہب ص ۱۰۷﴾ ﴿سیرت نبویہ ص ۲۳۱﴾

حضرت شیما کی لوری

حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حضرت شیما رضی اللہ عنہا بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو لوریاں دیا کرتی تھیں روایات میں ہے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا یہ اشعار گنگنا کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سلایا کرتی تھیں۔

یا رب اذا عطۃ فابقہ

واعلہ الی العلی وارقہ

اے میرے رب! تو نے ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عطا فرمائے ہیں تو انہیں بڑی بزرگی دے کر اور اعلیٰ مراتب سے نوازا۔

آپ کی بہن حضرت شیما رضی اللہ عنہا یہ اشعار پڑھا کرتی تھیں۔

ھذا اخ لی لم تلوہٗ امی

ولیس من نسل ابی وعمی

یہ میرا بھائی ہے اگرچہ میری ماں نے اسے جنم نہیں دیا اور نہ ہی یہ

میرے باپ کی نسل سے ہے نہ ہی میرے چچا کا بیٹا ہے،

عرب لوگ کہتے ہیں کہ میرے اس بھائی کے ماموں اور چچا بڑی عزت اور احترام والے ہیں اس کی بزرگی اور عظمت پر میں اپنے آپ کو اس بھائی پر فدا کرتی ہوں اے میرے اللہ جن لوگوں کو تو نے قوت دی ہے ان میں سے تو اسے قوی کر اور بلندی عطا فرما۔

سینے لاؤندی پاک حلیمہ
شاناں لے گئی خاص عظیمہ
لوری دے مقصودؐ نبی نوں
پیارے نبی دی بھین سی شیما

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے پانچ سال کے قریب آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی اور صدیوں سے حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا پر عنایات کی بارش ہوتی رہی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی۔

حضور ﷺ کی نشو ونما

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دودھ چھڑانے کا زمانہ میں فراخی، تازگی اور برکت وحمیت کی پناہ میں گزارہ کرتے تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو سال کی عمر کو پہنچے قد و قامت اور جسامت میں چار سالہ لڑکوں کے برابر معلوم ہوتے تھے۔

﴿معارج النبوت جلد دوم ص ۱۲۴﴾

حضور .... سے حلیمہ کی محبت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک دو سال پوری ہو جاتی ہے تو حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اب وقت آ گیا ہے کہ وعدہ پورا کیا جائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ محترمہ جناب سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا منتظر ہوں گی کہ میرا بیٹا واپس آ رہا ہے۔

جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جدا ہونے کا خیال آیا تو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے وہ وقت یاد آ گیا جب حلیمہ رضی اللہ عنہا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ لے کر پہلی مرتبہ اپنے گھر پر آئیں تھیں نہ چاہتے ہوئے بھی حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکۃ المکرّمہ میں سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سپرد کرنے کے لئے تیاری کرنے لگیں۔

شیما نے کیا دیکھا

اتنے میں حلیمہ کی پیاری صاحبزادی حضرت شیما دوڑی دوڑی آئیں آ کر کہا امی جان !

حضرت حلیمہ **رضی اللہ عنہا** نے پوچھا! کیا بات ہے شیما تم گھبرائی ہو ؟

شیما نے کہا ! ماں میں گھبرائی نہیں ہوں دراصل تیزی سے بھاگ کر آئی ہوں اِس لئے سانس میں اُتار چڑھاؤ ہے۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے کہا! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہاں ہیں تو انہیں اتنی گرمی میں باہر کیوں لے کر گئی تھی ؟

شیما نے کہا! ماں ناراض نہ ہوں میں یہی تو آپ کو بتانے کے لئے آئی ہوں کہ میرا قریشی بھائی آرام سے ہے۔

جب میں اپنے بھائی کو ساتھ لے کر گئی تھی تو واقعتاً دھوپ تھی گرمی تھی تپش تھی مگر میں نے دیکھا ایک بادل کا ٹکڑا آیا اور میرے قریشی بھائی کے سر اقدس پر سایہ فگن ہو گیا جس طرف قریشی بھائی جاتے بادل کا نورانی ٹکڑا بھی ان کے سر مبارک پر سایہ کرتا ہوا ادھر ہی چلا جاتا۔

﴿تفسیر مظہری جلد۶ ص ۵۲۸﴾

﴿المواہب الدنیہ اول ص ۱۰۸﴾

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کی مجبوری

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تیاری کرتی ہیں۔

جنابِ شیما کہتی ہے! ماں کہاں جانے کی تیاری ہے ؟

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں! بیٹی شیما تیرے قریشی بھائی کے واپس جانے کا وقت ہو گیا ہے۔

جنابِ شیما کہتی ہیں ! ماں کیا بھائی ابھی ہمارے ساتھ مزید نہیں رہ سکتے

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ! شیما بیٹی میرا دل بھی نہیں چاہتا کہ انہیں واپس کروں مگر کیا کیا جا سکتا ہے۔ مجبوری ہے۔

جنابِ شیما کہتی ہیں! ماں فلاں بازار میں میلہ لگا ہوا ہے۔

عکاظ کا میلہ

مکۃ المکرّمہ میں حج سے پہلے ایک میلہ لگتا تھا وہاں گھروں میں استعمال کی اشیاء سستے داموں فروخت ہوتی تھیں یہ میلہ عکاظ کے بازار میں لگتا تھا اور میلے کا نام بھی عکاظ میلہ ہوتا تھا عکاظ میلہ شوال کے مہینے تک رہتا تھا ۔

حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں! میں نے حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی ساتھ لیا اور عکاظ بازار میں چلی گئی حضرت حلیمہ چاہتی ہوں گی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ضرورت کا کچھ سامان لے لیا جائے جب حضرت حلیمہ وہاں پہنچیں میلہ پوری آب وتاب سے جاری تھا چہل پہل تھی لوگ خریداری کررہے تھے۔

یہودی کاہن سے سوال وجواب

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں! ایک جگہ پر چند یہودی جن میں ایک کاہن بھی تھا وہ میری طرف متوجہ ہو گئے۔

اُنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارے میں مجھ سے سوالات کرنے شروع کر دیئے۔

کاہن نے پوچھا ! یہ کس کا بیٹا ہے ؟

حضرت حلیمہ نے کہا! یہ میرا بیٹا ہے۔

اُس نے کہا! اس کا نام کیا ہے ؟

آپ نے بتایا ﴿حضرت ﴾محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اُس کاہن نے عجیب نظروں سے میری طرف اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف دیکھا اور پھر یہودیوں سے کہا ! اِس بچے کو قتل کر دو یہی وہ بچہ ہے جو تم سب پر بادشاہت کرے گا، اُنہوں نے کہا! اُستاد تسلی کر لو۔

حضرت حلیمہ ؓ ڈر کر واپس آ گئیں

کاہن نے کہا! میں نے تسلی کر لی ہے اِس میں وہ نشانیاں موجود ہیں جو میں نے پڑھی ہیں پھر کاہن نے حضرت حلیمہ سعدیہ ؓ سے کہا اِس کا باپ مر چکا ہے؟

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں! میں نے بازار سے کچھ نہ لیا اور چھپتی چھپاتی وہاں سے آ گئی یقیناً اُنہوں نے تلاش کیا ہو گا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حفاظت فرمانے کے لئے اُن یہودیوں کی نظروں سے اوجھل کر دیا ہو گا۔

﴿محمد رسول اللہ ص ۳۹﴾

﴿معارج النبوت جلد دوم﴾

حضرت حلیمہ ؓ کی مکہ کی طرف روانگی

اس کے بعد حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پریشان ہو گئیں آپ نہیں چاہتی تھیں کہ کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نقصان پہنچائے چنانچہ آپ نے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ساتھ لیا اور حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا کے گھر کی طرف چل پڑی۔

حضرت حلیمہ ؓ فرماتی ہیں! جب مکۃ المکرّمہ کے قرب وجوار میں پہنچی تو میرے دل میں خیال آیا کہ میں حضرت سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا سے منت کر کے دوبارہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ لے کر آؤں گی اگر مجھے جان بھی دینی پڑی تو دے دوں گی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر میں نہیں رہ سکتی۔

حضور ﷺ کی گمشدگی

حضرت حلیمہ ؓ یہ سوچتے ہوئے جارہی تھیں روایات کے مطابق راستے میں حلیمہ سعدیہ کو قضائے حاجت ہوئی چونکہ اپنے ساتھ اپنے شوہر کو نہیں لائی تھیں اس لئے حضرت سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک جگہ پر بٹھایا اور خود قضائے حاجت کے لئے چلی گئیں تھوڑی دیر بعد جب لوٹیں تو دیکھا وہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود نہیں تھے

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھاگم بھاگ اِدھر اُدھر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلاش کرنے لگیں۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تلاش کر رہی ہیں درختوں کے پیچھے آوازیں دے رہی ہیں مگر جب سرکار نہ ملے تو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رونے لگیں اُن کی آنکھوں میں آنسو آ گئے وہ روتی ہوئی تلاش کر رہی ہیں۔

حلیمہ سعدیہؓ کا خوف

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت زیادہ تلاش کیا ادھر اُدھر ماری ماری پھرتی رہی مگر حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بدنصیبی ختم نہ ہوئی اب حلیمہ سعدیہؓ کو دوگنا خوف ہوگیا ایک تو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تڑپ بھی حلیمہ سعدیہؓ کے سینے کو جلا رہی تھی دوسرا سردارِ مکہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کی پیاری اور بھولی صورت آنکھوں کے سامنے آگئی خیال آیا آمنہ بی بی کو کیسے جا کر بتاؤں کہ بی بی آپ کا لال گم کر آئی ہوں کیسے بتاؤں گی کہ میں نے بہت تلاش کیا مگر آپ کا لال نہیں ملا۔

حضرت حلیمہؓ کی آہ وزاری

شیخ محقق لکھتے ہیں حضرت حلیمہؓ سر پر ہاتھ رکھے روتے ہوئے مکہ کی گلیوں میں بھٹک رہی تھیں محمداہ ولداہ کہہ کر پکار رہی تھیں فرماتی ہیں اتنے میں ایک بوڑھا شخص لاٹھی ٹیکتا ہوا میرے پاس آیا کہنے لگا بی بی کیوں رو رہی ہو ؟

میں نے بتایا! محمد بن عبداللہ ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کو پرورش کے لئے لے کر گئی تھی واپس کر نے آرہی تھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گم ہوگئے

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کی سادگی دیکھیں کہہ رہی ہیں کہ محمد ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ گم ہوگئے۔

حلیمہ سعدیہؓ محمد گم نہیں ہوئے محمد گم نہیں ہوسکتے وہ تو گم راہ لوگوں کو

سیدھی راہ دکھانے کیلئے آئے ہیں۔

شیطان نجدی سے ملاقات

اُس بوڑھے نے کہا ! میں تیری راہنمائی کرتا ہوں یقیناً بیٹا تجھے مل جائے گا حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی ڈھارس بندھی۔

حلیمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں! میں نے کہا ! وہ کیسے ؟

اُس نے کہا ! میں تجھے اُس کے پاس لے چلتا ہوں۔

میں نے کہا! تجھ پر میری جان قربان ہو بابا مجھے بتا وہ کون ہے جو میرے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجھ سے ملا دے۔ بوڑھے نے کہا! اُس کا نام ہبل بت ہے وہ بڑے مرتبے والا ہے وہ جانتا ہے۔

میں نے کہا! خرابی ہو تیری کیا تو جانتا اور تو نے سنا نہیں کہ اس فرزند کی ولادت کی رات بتوں پر کیا گزری تھی وہ سب ٹوٹ کر اوندھے منہ گر پڑے تھے مگر وہ بدبخت زبردستی مجھے ہبل کے پاس لے آیا اور اُس کا چکر لگوایا جب میرا مقصد اس بت کے سامنے بیان کیا تو ہبل سر کے بل گر پڑا اور دیگر بت بھی اوندھے ہو کر گر پڑے ان کے خول سے یہ آواز آئی اے بوڑھے ہمارے سامنے سے دور ہو جا اور اس فرزند جلیل کا نام ہمارے سامنے نہ لے کیونکہ اُس ذات مبارک کے ہاتھ ہماری ہلاکت تمام بتوں کی تباہی اور تمام پجاریوں کی بربادی ہوگی ان کا رب انہیں ضائع نہ کرے گا وہ ہر حال میں ان کا محافظ ہے۔

﴿مدارج النبوت﴾

حلیمہ عبدالمطلب کی خدمت میں

اب حضرت حلیمہ سعدیہ اور کچھ سوچنے کی بجائے یہ بات ذہن میں بٹھائے کہ اب ادھر اُدھر کے دھکوں سے بہتر ہے کہ سردار عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤں چنانچہ حضرت حلیمہ سعدیہ حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آگئیں آ کے عرض کی سرکار میں بڑی دکھی ہو کر یہاں آئی ہوں میں روتے روتے یہاں آئی ہوں حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا بات ہے حلیمہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں ہیں؟

حلیمہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا! اے دکھیوں کے غمخوار میں پیارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوب اچھی طرح لا رہی تھی راستے میں قضائے حاجت کے لئے اُنہیں بٹھا کر سائیڈ پر گئی واپس آئی تو اُنہیں غائب پایا بہت زیادہ تلاش کیا مگر ان کی کوئی خبر نہ تھی یہ سن کر حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کوہِ صفا کے پاس گئے اور تمام قریش کو آواز دی سب لوگ جمع ہو گئے کہا اے سردار کیا بات ہے حکم فرمائیں !

حضرت عبدالمطلب کو بشارت مل گئی

آپ نے فرمایا! میرا فرزند محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گم ہو گیا ہے اُسے تلاش کرو تمام قریش کے لوگ تلاش کرتے رہے اور ناکام لوٹ آئے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، خانہ کعبہ گئے کعبہ کا طواف کیا اور بارگاہ الٰہی میں التجا کی یا اللہ مدد فرما آپ کو ہاتف غیبی سے آواز آئی اے لوگو غم نہ کھاؤ

کیونکہ محمد ﴿صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم﴾ کا محافظ اللہ ہے وہ اپنی حفاظت سے اُنہیں دُور نہ فرمائے گا۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے کہا ہاتف غیبی مجھے بتاؤ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہاں ہیں ؟

آواز آئی ! تہامہ کی جانب چلیئے۔

وادی تہامہ کی طرف حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ چل دیئے وہاں دیکھا ایک کھجور کے درخت کے نیچے حضرت سیدنا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف فرماہیں۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے کہا! من انت ؟ یاغلام اے لڑکے تو کون ہے ؟ آپ نے فرمایا! **انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب.**

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے کہا! میری جان تم پر قربان ہو میں تمہارا دادا عبدالمطلب ہوں اِس کے بعد انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سواری کے آگے بٹھایا اور خوش خوش مکہ مکرمہ کی طرف لے آئے پھر حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے بہت سا سونا اور بے شمار اونٹ صدقہ میں دیئے۔

﴿مدارج النبوت دوم ص ۴۰﴾

حضور ﷺ آمنہ ؓ کی آغوش میں

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو لے کر مکہ میں آئے حضرت حلیمہ سعدیہ ؓ منتظر تھیں اُنہوں نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ساتھ لیا اور حضرت سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کی خدمت

اقدس میں حاضر ہوگئیں حضرت سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا نے اپنے صاحبزادے کو دیکھا تمام جہانوں کی رحمت کو دیکھا تو محبت سے اپنے لاڈلے کا مکھڑا مبارک چوما حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک دو سال سے تھوڑی زیادہ تھی جب ماں پیار کر چکی تو حضرت حلیمہ سعدیہؓ نے عرض کی یا سیدہ میں چاہتی ہوں کہ ابھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ساتھ لے جاؤں وہاں کی آب و ہوا بہت اچھی ہے اور میں اچھے طریقہ سے پرورش کر رہی ہوں تھوڑی دیر مزید وہاں رہیں گے تو ان کی پرورش بہتر ہو جائے گی۔

حضرت حلیمہؓ کے آنگن میں خوشیاں

حضرت آمنہؓ نے دیکھا کہ حلیمہ کی یہ چاہت ہے کہ دوبارہ لے جانا چاہتی ہے آپ نے حلیمہ پر کرم فرمایا اور کہا ٹھیک ہے حلیمہ ابھی تم پھر لے جاؤ چنانچہ حضرت حلیمہ سعدیہؓ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے کر واپس آ گئیں گھر والوں کی دعائیں اور التجائیں پوری ہو چکی تھیں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ حضرت حلیمہؓ کے گھر رونق افروز ہو چکے تھے حضرت حلیمہؓ کے آنگن میں خوشیاں لوٹ آئی تھیں۔

حضرت حلیمہ سعدیہؓ فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میرے گھر میں دوبارہ آنے سے مجھے وہ مسرت حاصل ہوئی جو بیان سے باہر ہے

حضورﷺ حلیمہؓ کی بکریاں چرا رہے ہیں

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کی خوشیاں لوٹ آئیں

روایات میں آتا ہے اب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا رضاعی بھائی بکریاں چرانے جاتا ہے تو ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی حلیمہؓ کی بکریاں چرانے چراگاہ میں تشریف لے جاتے ہیں قربان جائیں حضرت حلیمہؓ کی شان پر اور ان بکریوں کے قدموں پر ہماری جانیں قربان جنہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چراتے ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا رضاعی بھائی کہتا ہے کہ میرا حجازی بھائی جب کسی وادی میں داخل ہوتا تو ساری وادی سرسبز و شاداب ہو جاتی۔

﴿تفسیر مظہری ۶ ص ۵۲۸﴾

رضاعی بھائی کہتے ہیں! ایک مرتبہ ہم بکریوں کو پانی پلانے کنویں پر آئے تو کنویں کا پانی خود بخود **ابل** **کر یملوا لماء الی فم البر** کنویں کے منہ تک آجاتا۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دھوپ میں کھڑے ہوتے تو بدلی آکر آپ کے اوپر سایہ کر لیتی تھی۔ ایک اور معجزہ بیان کرتے ہوئے بتاتے ہیں

وتا تی الو حوش الیه وهو قا ئم فتقبلة ۔

﴿مظہری ص ۵۲۸﴾

اور جنگلی جانور آپ کے پاس آکر آپ کے قدموں کو چومتے تھے۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ سے بہت زیادہ پیار کرتی تھیں آپ نہیں چاہتی تھیں کہ کوئی چیز سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ضرر پہنچاتے اس لئے وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بکریاں چرانے کے لئے بھی نہ بھیجتیں تھیں۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہر ہر گھڑی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھتیں اور ستر ہزار حجابات والے چہرۂ انور کی ٹھنڈک سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتی رہتیں۔

ایک مرتبہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چراہ گاہ میں تشریف لے گئے سارا دن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نگاہوں سے اوجھل رہے حلیمہ کو چین نہ تھا انتظار کرتے کرتے دن گذر گیا حضرت حلیمہ سعدیہ کے دل میں وسوسے اُٹھنے لگے شام ہونے لگی تھی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ لوٹے تو حلیمہ سعدیہ نے کہا شیما مجھ میں اب صبر کی قوت نہیں رہی میں جا رہی ہوں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھنے جب حضرت حلیمہ چلیں تو دیکھا سامنے سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔

حضرت حلیمہ نے بھاگ کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پکڑا آپ کے دست مبارک چومے حضرت حلیمہ نے دیکھا بکریاں آپ کے پیچھے پیچھے لپٹی سمٹی آ رہی ہیں۔

بکری کی فریاد رسی

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں! میرے بیٹے حمزہ نے ایک بکری کے تنگ کرنے کی وجہ سے اسے پتھر مارا جو اس کی ٹانگ پر لگا اور اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ وہ بکری اِس انداز سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئی گویا پناہ مانگ رہی ہو اور شکائت کر رہی ہو۔

حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دیکھا کہ اس کی ٹانگ زخمی ہے آپ نے، اپنے ہاتھ مبارک سے اس ٹانگ کو پکڑ لیا

حضرت حلیمہ ؓ کہتی ہیں ! بکری فوراً تندرست ہوگی اور اس کی ٹانگ بالکل درست ہوگئی۔

﴿نزہۃ المجالس دوم ص ۱۰۸﴾

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک مرتبہ اپنے بیٹے حمزہ سے کہتی ہیں بیٹا حمزہ کیسے ہیں تیرے قریشی بھائی؟ حمزہ کہتے ہیں! امی جان،

ما مر بحير ولا مدر ولا سهل ولا جبل ولا شجر ولا وحش ولا طير الا ويقول السلام عليك يا رسول الله۔ کوئی پتھر کوئی ڈھیلا نرم زمین پہاڑ کوئی درخت کوئی وحشی جانور کوئی پرندہ جس شے پر بھی آپ کا گذر ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں السلام علیک یا رسول اللہ،

شیر قدموں میں

حضرت حلیمہ ؓ کہتی ہیں ! حمزہ کوئی اور بات بتاؤ۔

حضرت حمزہ کہتے ہیں! امی جان بھائی کی یہ بڑی خاص بات ہے کہ جس جگہ پر قدم رکھتے ہیں وہاں سبزہ اُگ آتا ہے۔

حمزہ ہی بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم ایسی وادی میں چلے گئے جہاں وحشی جانور بکثرت پائے جاتے تھے تھوڑی دیر بعد ہم نے دیکھا ایک بہت بڑا شیر دھاڑتا ہوا آرہا ہے اور اچھل کر ہم پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔

فلما انظر اخینا محمداً

لیکن جب اُس نے ہمارے بھائی محمد ﴿صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾ کو دیکھا تو آگے بڑھا اور آپ کے سامنے جھکا اور آپ کے قدموں میں بیٹھ گیا۔ بڑی فصاحت اور خوشی بیانی کے ساتھ کہنے لگا سلام ہو آپ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے شیر کے قریب ہو کر کان میں کچھ کہا اور شیر دوڑتا ہوا واپس چلا گیا۔

حضور ﷺ کی مکہ تشریف آوری

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حلیمہ ؓ کے گھر مزید کچھ عرصہ حضرت حلیمہ ؓ کے گھر میں تشریف فرما رہے پھر آپ کی خواہش پر حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا واپس حضرت عبد المطلب ؓ کے پاس لے آئیں حضرت عبد المطلب علیہ السلام نے حلیمہ سعدیہ ؓ کی خدمت کرنے پر بہت سا روپیہ اور دیگر انعامات دیئے حلیمہ سعدیہ ؓ نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں ان کی ضرورت نہیں۔

حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمارے گھر کی ریت ہے کہ کسی کو ہم خالی ہاتھ نہیں جانے دیتے چنانچہ حضرت حلیمہ سعدیہ ؓ بہت سے انعام واکرام لے کر واپس آگئیں۔ ﴿مدارج النبوت ص ۴۱﴾

حلیمہ ؓ پر عطائیں

حضرت حلیمہ سعدیہ ؓ بعد میں بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

زیارت کے لئے کبھی کبھی حاضر ہوتی تھیں۔

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نکاح حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے ساتھ ہوا تو حضرت حلیمہ سعدیہ آئیں جب حضرت خدیجہ ؓ کو علم ہوا کہ حلیمہ سعدیہ ؓ ہیں جنہوں نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضاعت کی تھی تو آپ نے حضرت حلیمہ سعدیہ ؓ کو بیس بکریاں اور بیس اونٹ عطا فرمائے۔

﴿سیرت نبویہ ص ۲۵۰﴾

حضور ﷺ نے کملی بچھا دی

روایات میں آتا ہے جب حضرت حلیمہ سعدیہ ؓ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں آتیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُن کے نیچے اپنی چادر بچھاتے تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت حلیمہ ؓ اپنے شوہر اور بیٹے کے ساتھ سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو آپ نے اُن کے لئے چادر بچھائی۔ حضرت حلیمہ ؓ نے بہت زیادہ عمر پائی۔

ابی طفیل سے روایت ہے انہوں نے کہا! میں نے حنین سے طائف واپس آتے ہوئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو گوشت تقسیم کرتے ہوئے دیکھا وہاں ایک عورت آئی تو حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن کے لئے چادر بچھائی آپ سے پوچھا گیا ! یارسول اللہ یہ کون بی بی ہے جس کے لئے آپ نے اتنا اعزاز فرمایا ؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ! یہ میری ماں ہے مجھے دودھ پلانے والی ہے۔

﴿سیرت نبویہ ص ۲۵۲﴾

حضور ﷺ نے احترام کیا

سرکاردوعالم ﷺ حضرت حلیمہ سعدیہ ؓ سے بہت زیادہ محبت فرماتے تھے یہاں میں ایک اورروایت سنا تا چلوں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے صحابہ کرام کے جھرمٹ میں تشریف فرما تھے کہ ایک عورت آپ کے دربارِاقدس میں داخل ہونے لگی صحابہ نے پوچھا آپ کون ہیں

اس عورت نے کہا! میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کودودھ پلایا۔ جب وہ آپ کے پاس آئی تو آپ امی امی کہتے ہوئے کھڑے ہوئے اُس عورت کا احترام کیا اوراپنی چادر مبارک اس عورت کے لئے بچھادی ،کسی نے پوچھا ! یہ بی بی کون ہیں ؟ فرمایا ! یہ میری ماں حلیمہ سعدیہ ؓ ہیں۔

حضرت حلیمہ سعدیہ ؓ اُن کے شوہراوراُن کے بیٹے حمزہ نے حضوراقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوئے کہ انہوں نے تو سرکارِدوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بچپن کے معجزات بھی ملاحظہ کئے ہوئے تھے۔

حضرت حلیمہ سعدیہ ؓ نے مکہ میں اسلام قبول کیا بعدازاں ہجرت مدینہ بھی کی اور جنت البقیع شریف میں آپ کی قبراطہر موجود ہے۔

لغواعتراضات

بعض لوگ کہتے ہیں حضرت حلیمہ سعدیہ ؓ نے حضور

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضاعت کا فریضہ سرانجام نہیں دیا بلکہ بعض لوگ کہتے ہیں کے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول نہ کیا تھا اُن کا خیال ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی حقیقی والدہ کے علاوہ کسی کا دودھ پیا ہو حالانکہ یہ اعتراض لغو ہے اور سیرت کی مستند ترین اور اوّلین کتب میں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہ کی رضاعت کا حوالہ موجود ہے اگر ہم یہاں حوالہ جات جمع کریں تو مضمون بہت طویل ہو جائے گا اس لئے ہم یہی کہنے پر اکتفا کریں گے کہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضاعت کے لئے منتخب فرمایا اور اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے انتخاب پر اعتراض کرتا ہے تو وہ اپنے ایمان کی خیر منائے۔

مبارک مبارک

یہ خوشیوں کے لمحے مبارک مبارک
ہیں سب کہتے اپنے مبارک مبارک
نبی کی غلامی ازل سے ہوئی ہے
مقدر میں تیرے مبارک مبارک
خدا نے کئے ہیں سبھی پورے تیرے
تھے جو خواب دیکھے مبارک مبارک
تر و تازہ تیرے درودوں کے گجرے
ہیں آنگن میں مہکے مبارک مبارک
سند مغفرت کی بنیں گے یقیناً
جو اشعار لکھے مبارک مبارک
یہ خوشیوں کے پھولوں کی مالا بنے ہیں
سبھی لفظ بن کے مبارک مبارک
نبی پاک کے گیسوؤں سے ہے مہکے
درودوں کے نغمے مبارک مبارک
وفاؤں کے موتی دُعاؤں میں احسنؔ
کروں پیش تحفے مبارک مبارک

منجانب آپ کے پھول اور کلیاں

دعائیں

کھانے کے بعد کی دعا

حمد و شکر کا مستحق ہے وہ اللہ جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری کوشش و تدبیر اور قوت و طاقت کے بغیر مجھے یہ رزق عطا فرمایا۔

کھلانے والے کے لئے دعا

اے اللہ! جو تو نے رزق عطا فرمایا اِس میں خیر و برکت فرما دے ان کے گناہوں کی مغفرت فرما دے اور انہیں بے پناہ رحمتوں سے نواز دے۔

کھانے پینے کے بعد دعا

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور ہمیں ہدایت یافتہ مسلمانوں کے زمرہ میں شامل فرمایا۔